12397 ـ بنك ملازمین كو ریٹائر منٹ پر ملنے والی رقم

سوال

ایك دوست كا سوال ہے كہ: اس كا والد سودی بنك میں ملازم ہے اور ریٹائر ہونے كے قریب ہے، اور اسے بنك كے مال سے ریٹائمنٹ كے موقع پر كچھ رقم دی جائے گی، تو اس رقم كا حكم كیا ہے ؟
اور ریٹائرمنٹ كے بعد حاصل ہونے والی پنشن كا حكم كیا ہے؟ (یہ علم میں رہے كہ اسے ماہانہ پنشن اجتماعی انشورنس ادا كرے گی، جو كہ ملازمت والی كمپنی ـ ہماری موجودہ حالت میں وہ بنك ہے ـ وہ بنك كے ذریعہ ملازم كی تنخواہ میں سے اجباری طور پر كچھ تنخواہ كاٹتے رہے تا كہ ریٹائرمنٹ كے بعد پنشن دی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میں نے اپنے شیخ اور استاد عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے سودی بنك سے ریٹائرمنٹ پر ملنے والی رقم كے متعلق دریافت كیا تو انہوں نے مجھے جواب دیا:

اس كے لیے اس مدت كے مقابلہ میں لینا جائز ہے جس میں اسے حرمت كا علم نہیں تھا اور اس نے سودی بنك میں ملازمت كی، اور حرمت كا علم ہونے كے بعد والی مدت كا معاوضہ لینا جائز نہیں.

مثلا: فرض كریں كہ اس نے تیس برس بنك میں ملازمت كی اور اسے بیس برس تك حرمت كا علم نہ ہوا، پھر اسے حكم كا علم ہوا اور وہ دس برس اور ملازمت كرتا رہا، تو اس كے لیے بیس برس كی رقم لینی جائز ہے، اور آخری دس برس كی نہ لے.

اور اولاد كے بارہ میں گزارش ہے كہ: اگرچہ ان كے والد كی كمائی حرام ہے لیكن ان كے لیے اپنے والد كے مال سے ضرورت كے مطابق رقم لینی حلال ہے، كیونكہ ان كا نان و نفقہ والد پر واجب ہے، اور حرام كمائی كا گناہ والد كے ذمہ ہے، لیكن وہ اسے نصیحت كریں اور رقم لینے میں فراخ دلی سے كام نہ لیں.

واللہ اعلم .